بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

اسلامی اقدار کی پامالی کی ایک صورت...........کورٹ میرج

جس طرح بے پردگی عام ہوچکی ہے اور پردہ دار خواتین خال خال ہیں ،شہری شادی بیاہوں میں تو باپردہ لڑکیاں بھی بے پردگی کو عیب نہیں سمجھتیں اور کھلے بندوں کھلے گریبانوں اور کھلے بالوں کے ساتھ مووی کیمراز کا خوش دلی سے سامنا کرتی ہیں اور دلہا دلہن بھی فحش مناظر ریکارڈ کرانے میں کوئی مضائقہ خیال نہیں کرتے اور نہ ان کے والدین اس پر کوئی اعتراض کرتے یا پابندی لگاتے ہیں کہ یہ شادی کا دن ہے،(شادی کا دن نہ ہوا گویا شیطانی آزادی کا دن ہوگیا) اسی طرح کورٹ میرج کی وبا بھی عام ہورہی ہے۔بے پردگی ہو یا کورٹ میرج کا رجحان' آزادی نسواں کے نام پر اٹھائی گئی تحریکوں اور خواتین کی نام نہاد فلاح وبہبود پر کام کرنے والی این جی اوز کا کردار اس میں نہایت افسوناک ہی نہیں شرمناک بھی ہے۔ایسی آوارہ لڑکیاں جو آزادانہ اختلاط یا انٹرنیٹ کی سہولت کے باعث کسی کے دام فریب میں گرفتار ہوجاتی ہیں،بعض این جی اوز ان کو سہارا دیتی اور بقیہ کام مکمل کرنے کی راہ ہموار کرتی ہیں ......اگر چہ لڑکی کے خاندان کی رضا اس میں شامل نہ ہو......اگر بعض لڑکیاں معاشقوں کا شکار ہوکر گھروں سے فرار اختیار کرتی اور عدالتوں میں جاکر کورٹ میرج کرلیتی ہیں تو ان کی حوصلہ شکنی کی بجائے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے،اور ظاہر ہے جس چیز کی حوصلہ افزائی ہوا سے فروغ ملتا ہے اور بعض لوگ اسے پھر معیوب نہیں سمجھتے اگر چہ اس سے بنیادی اخلاقی اقدار متاثر ہی کیوں نہ ہوتی ہوں اور خاندانوں کی عزتیں برباد ہی کیوں نہ ہوجائیں...... یہاں تک کہ بعض بچیاں غیر مسلم لڑکوں سے بھی شادی رچالیتی ہیں......اور یہ بھی ترقی یافتہ ملکوں میں عدالتوں کے ذریعہ ہوجاتا ہے۔جو کہ شرعاً حرام ہے کہ صاف اور واضح حکم ہے کہ (ولاتنکحو المشرکین حتی یؤمنوا......کہ مشرکین کو (اپنی بچیوں کے) نکاح کرکے نہ دو جب تک کہ وہ مومن نہ ہوجائیں)......

فقہی اعتبار سے نکاح دو گواہوں کی موجودگی (اور اتحاد مجلس) میں مرد وعورت یا ان کے

☆مامضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی.☆

وکیلوں کی طرف سے ایجاب وقبول کا نام ہے اور اس میں مہر واجب کیا گیا ہے لیکن ولی کی رضا مندی نہ صرف بعض فقہاء کے ہاں بلکہ عام معاشرتی اقدار میں بھی بہت اہمیت رکھتی ہے یہ ہمارا عرف بھی ہے اور اعزاز بھی......از روئے حدیث بھی والد کی ناراضگی رب کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے (رضاء الرب فی رضاء الوالد وسخطه فی سخط الوالد) اور مذکورہ بالا آیت (ولا تنکحو المشرکین حتی یؤمنوا......) میں دو باتوں کی مزید وضاحت موجود ہے ایک تو یہ کہ مشرک مردوں سے نکاح حرام ہے اور دوسرے یہ کہ والدین اپنی بچیوں کے نکاح مشرک مردوں سے نہ کریں، گویا نکاح کرنا، کر کے دینا والدین کی ذمہ داری اور حق ہے نہ کہ خود اولاد کا......ابوحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ بچیاں اپنے نکاح کی خود مالک نہیں بلکہ یہ ذمہ داری (بحکم الٰہی) ان کے والدین کی ہے کہ نکاح کا معاملہ وہ طے کریں، اسی سے فقہاء نے استدلال کیا کہ نکاح میں ولی کی اجازت ضروری ہے۔ (کما ذکر فی البحر المحیط) علاوہ ازیں احادیث مبارکہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ یہ روایت بہت واضح ہے کہ......حضور ﷺ نے فرمایا......ایما امرا فنکحت بغیر اذن ولیها فنکاحها باطل......(سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، مسند امام احمد، سنن بیہقی) کہ جو کوئی خاتون اپنا نکاح اپنے ولی کی اجازت کے بغیر کرے گی اس کا نکاح باطل ہوگا......عدلیہ میں فی زمانہ ایسے مقدمات کی بھرمار ہے جن میں چھ چھ ماہ کے عرصہ میں ہونے والے نکاح جو زوجین کی باہمی رضامندی اور بلا اذن والدین ہوئے اور لڑکیوں نے اپنی پسند سے کیے اور بعض کورٹ میرج کی صورت میں ہوئے اب وہی لڑکیاں عدالتوں سے خلع مانگ رہی ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر عدلیہ کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں، عدلیہ اگر کورٹ میرج کے وقت ہی کورٹ میرج کرنے والوں سے مطالبہ کرے کہ وہ اپنے اپنے والدین کو ساتھ لائیں یا دوسرے ممالک یا دوسرے شہروں میں ہونے کی صورت میں ان کی رضا مندی کی دستاویز پیش کریں تو بہت سے ایسے جوڑے جو چند دنوں بعد خلع کے لئے آئیں گے یہیں اصلاح پذیر ہو سکتے ہیں۔ نیز ان مقدمات میں عدلیہ کے مسلمان جج یہ بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس قسم کی کورٹ

☆الا بذکر اللہ تطمئن القلوب وتحط الذنوب وبه یرضی علام الغیوب وبه تفرج الکروب۔☆

میرج کی حوصلہ شکنی کریں......جیسا کہ شیخوپورہ کی ایک خصوصی عدالت کے جج رانا ظہور الحق صاحب نے ۱۹۹۹ میں ایسے ہی ایک مقدمہ میں ایک جوڑے کی عبوری ضمانتیں منسوخ کر کے انہیں جیل بھیج دیا تھا اور اپنے جرات مندانہ وایمان افروز فیصلے میں یہ لکھا تھا کہ اسلامی معاشرہ میں ایسی ۔بے رہروی کی اجازت نہیں اور یہ بات عدل کے منافی ہے کہ ایک لڑکی اپنے ضعیف والدین کو تھانے اور کچہریوں میں رسوا کر کے خودسری کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاندان کی بے توقیری کا باعث بنے اور اس کے بوڑھے والدین رو رو کر اس سے گھر واپسی کی منتیں کریں......اس طرح کے فیصلوں کو عدالتی نظائر میں شامل ہو کر مسلمان ججوں کے لئے مشعل راہ ہونا چاہئے ۔اور معاشرہ سے اخلاقی اقدار کی کورٹ میرج کی صورت میں پامالی کا سد باب کیا جانا چاہئے ۔

مفتی سید صابر حسین صاحب کی کتاب

سرمایہ کاری کے شرعی احکام

اسلامی بینکاری اور تکافل کے شعبہ سے وابستہ ماہرین، اساتذہ طلبہ
اور شائقین علوم اسلامیہ کے لئے مفید کتاب

☆☆

☆☆☆

ملنے کا پتہ مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور......کراچی

مدنی کتب خانہ متصل مدنی مسجد جامعہ انوار القرآن گلشن اقبال بلاک ۵ کراچی

☆ما مضی فات وما ذهب مات فلا تفكر فيما مضى فقد ذهب وانقضى. ☆